اہلسنت کا بے باک ترجمان

دینی، ادبی، علمی تحقیقی مجلہ



بفیضانِ نظر

فیضِ ملت، شیخ القرآن، استاذ العلماء

حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی نوراللہ مرقدہ

مدیر اعلیٰ

صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی رضوی

مدیر

محمد فیاض احمد اویسی

مقام اشاعت

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بہاولپور، پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رحمۃ للعالمین ﷺ

ماھنامہ فیضِ عالم

ذیقعدہ ۱۴۳۵ھ

ستمبر 2014ء

نوٹ: اگر اس رسالے میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

﴾حجاج کرام وزائرین حرمین شریفین کی خدمت میں چندقابل عمل تجاویز﴿

☆ آپ کا فیضِ عالم شمارہ جب آپ کے پاس پہنچے گا تو آپ یا آپ کا کوئی عزیز خوش نصیب سفرِ حج کے لیے تیار ہوگا۔فقیر نے حرمین شریفین میں چند باتیں جومحسوس کیں عرض کئے دیتاہوں آپ خودبھی عمل کریں و دیگر احباب کو بتائیں جوآپ کے لئے بھی اور فقیر کے لئے بھی باعثِ ثواب ہوگا۔اللہ کرے باربارمدینہ شریف میں آنا جانا رہے ۔آمین۔

☆ادب اصل زندگی ہے "الدین کلہٗ ادب" (دین سارے کا سارا ادب کا نام ہے) حجازِمقدس کا بابرکت سفرعظیم سعادت ہے اس میں قدم بہ قدم ادب کے ساتھ رہیں فضول گوئی، دنیوی گفتگو،حرمین شریفین میں لا حاصل بات چیت،بے پروائی اورلااُبالی کامظاہرہ نہ کریں۔کہیں ایسانہ ہوکہ ساراسفربیکار ہوجائے۔

☆اپنی نظریں نیچی رکھیں بدنگاہی بہت بڑی تباہی ہے۔

☆ ننگے سرپھرنا خلافِ سنت ہےاپنے سرپرعمامہ شریف ورنہ ٹوپی یارومال ضرور پہن لیں بہت زیادہ برکتیں ملیں گی۔

☆نجدیوں کی دیکھادیکھی میں کعبہ معظمہ اورگنبدِ خضریٰ شریف کی طرف پاؤں پھیلانا سوءِادب ہے۔

☆ قرآن پاک کوادب واحترام سے اُٹھائیں اورخشوع وخضوع سے تلاوت کریں۔

☆جوتا تھیلی وغیرہ میں رکھ کراندر لے جائیں طوافِ کعبہ یا مواجہہ شریف سلام کے لئے جاتے وقت نہایت ادب واحترام سے سرجھکائے درودوسلام کاورد کرتے ہوئے جائیں۔(اپنے جوتے کہیں محفوظ مقام پررکھ دیں ساتھ ہرگز نہ لے جائیں)۔

☆ بارگاہ نازﷺ میں زیارت کوجاتے ہوئے فوٹوبازی کے گناہ میں مبتلا نہ ہوں آپ کی ساری کی ساری توجہ سرکارِکریم رؤف ورحیمﷺ کی طرف ہونی چاہیے سلام کے الفاظ پیش کرتے وقت اپنی آواز دھیمی رکھیں۔

☆مواجہہ شریف کے سامنے موبائل فون کا استعمال ہرگز ہرگز نہ کریں۔ ☆مسجد نبوی شریف رمسجد حرام کے اندرداخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرناہرگز نہ بھولیں اورفون آجائے توبامقصداورمختصرآہستہ آواز میں گفتگوکریں۔

☆اکثرحضرات لوگوں کے پڑھنے کے لئے قرآن پاک کے نسخے بازار سے خرید کر لے جاتے ہیں اورحرمین شریفین میں قرآن پاک کے لئے بنی ہوئی الماریوں میں جاکر رکھتے ہیں ابھی وہ قرآن پاک رکھتے ہی ہیں کہ حرمین میں ڈیوٹی

پر مامور ملاز مین انہیں فوراً اُٹھا لیتے ہیں کیونکہ سعودی حکومت کا ایک بہت بڑے مطبع خانہ ہے جو حرمین شریفین کے لئے لاکھوں کی تعداد میں قرآن پاک شائع کررہا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ انہیں پیسوں سے علماءِ اہل سنت کی کتب خرید کر پڑھے لکھے احباب میں تقسیم کریں ثواب بھی ہوگا اور صدقہ جاریہ بھی ہے۔

☆ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں لنگر تقسیم ہوتے وقت نہایت بے صبری کا مظاہرہ اور ایک دوسرے کے ہاتھ سے کھینچا تانی کا سلسلہ بہت ہی شرمناک ہوتا ہے ایک طرف تو ہم یہ کہتے ہیں وہاں سب کچھ ملتا ہے اور دوسری طرف جب کوئی چیز تقسیم ہوتی دیکھتے ہیں تو سارے ادب وآداب کو پامال کرتے ہوئے دوڑ دھوپ لگا دیتے ہیں اور ''مجھے دو مجھے دو'' کی آوازیں لگانا شروع کردیتے ہیں عین گنبد خضریٰ شریف کے سامنے جوس / بوتل / کھجور / بادام / کاجو وغیرہ کے حصول کے لیے دھکم پیل کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ اس طرح کے رویہ سے ہمیں خود بھی اور اپنے احباب کو بھی سختی سے روکنا چاہیے۔

(اگر ہوسکے تو یہ صفحہ فوٹوکاپی کراکے حج کی سعادت حاصل کرنے والے احباب میں تقسیم کریں)

طالبِ دعا: مدینے کا بھکاری الفقیر القادری محمد فیاض احمد اُویسی رضوی۔

﴿اجتماعی قربانی میں حصہ لیں﴾

آپ کے دار العلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں عید قربانی کے موقعہ پر اجتماعی قربانی کا اہتمام کیا گیا ہے آپ خود و دیگر احباب کو اس اجتماعی قربانی میں حصہ ملانے کی ترغیب دیں۔ بیرونی مخیّر حضرات بھی حصہ لیں۔

رابطہ کے لیے 03006825931۔03009684391



جوان لڑکوں کو اسلام کے نام پر برباد کیا جارہا ہے: دمشق (مانیٹرنگ ڈیسک) مئی کے مہینے میں عسکریت پسند تنظیم دولت اسلامی عراق وشام (داعش) نے شام کے شہر الیپو سے درجنوں لڑکوں کو اغواء کرلیا تھا اور ہفتوں تک ان کی کوئی خبر نہ تھی۔ اغواء شدگان میں سے 9 لڑکے خوش قسمتی سے قید سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے اور ان کی کہانی سے یہ حیرت انگیز انکشافات ہوئے ہیں کہ داعش کس طرح نوعمر لڑکوں کو برین واش کرکے اپنے جنگجوؤں میں تبدیل کرتی ہے۔ بچ نکلنے والے لاوند نامی لڑکے نے بتایا کہ انہیں سکول سے واپسی پر اغواء کرکے ایک مذہبی عدالت لے جایا گیا اور اس کے بعد ایک عرب شخص ابو موسیٰ کی نگرانی میں دے دیا گیا جو کہ مقامی امیر تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ پہلے پہل تو ان سے انتہائی اچھا سلوک کیا گیا۔ انہیں اچھا کھانا، پھل اور دودھ دیا جاتا ہے اور مذہبی تعلیم کے بعد فٹ بال کھیلنے کی

اجازت دی جاتی البتہ انہیں نرمی کے ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ وہ کفر کی زندگی گزار رہے تھے اور اب انہیں توبہ کروائی جائے گی۔پھر ایک دن ابو موسیٰ اور اس کے ۱۴ سالہ ساتھی نے بتایا کہ وہ خودکش مشن کے ذریعے جنت کیلئے روانہ ہورہے ہیں اور انہیں نئے لوگوں کے حوالے کر دیا گیا۔ان لوگوں نے لاوند کو YGP (مردوں کے نیم فوجی دستے جو علاقے کی حفاظت کیلئے تیار کئے گئے) کے سپاہیوں کی تصاویر دکھا کر انہیں پہچاننے اور ان کے متعلق معلومات فراہم کرنے کو کہا جس میں ناکامی پر اسے ایک خوفناک قید خانے پہنچا دیا گیا جہاں اس کے علاوہ بھی ۱۲ لڑکے قید تھے۔ یہاں دیگر لڑکوں کی طرح اسے بھی سخت تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔لاوند نے بتایا کہ اس کو کار کے ٹائر میں ڈال کر تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور پھر ہاتھوں سے رسی باندھ کر چھت سے لٹکا دیا گیا۔تشدد کی تاب نہ لاتے ہوئے اس نے YGP سپاہیوں کے متعلق معلومات فراہم کر دیں جس پر اسے ایک ٹریننگ کیمپ میں منتقل کر دیا گیا۔ یہاں لڑکوں کو مذہبی تعلیم اور مذہب کے نام پر جنگ کی تربیت دی جاتی تھی۔انہیں بتایا جاتا تھا کہ وہ داعش کے دشمنوں سے لڑ کر جنت پا سکتے ہیں۔لاوند کی تربیت کا یہ مرحلہ جاری تھا کہ ایک روز وہ گارڈ کو سوتے پا کر دیگر چار لڑکوں کے ہمراہ کیمپ سے فرار ہو گیا اور خوش قسمتی سے دوبارہ داعش کے ہاتھ لگے بغیر اپنے گھر والوں تک پہنچ گیا۔اس کا کہنا ہے کہ وہ زبردستی جنگجو بنائے جانے کے خوفناک دنوں کو کبھی بھی بھول نہیں پائے گا۔

(روزنامہ پاکستان، ۱۵ اگست ۲۰۱۴ء)

﴿اسلام اور مرزائیت﴾

حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اُویسی نوراللہ مرقدہٗ کے دروس کامونکی سے یہ مضمون لیا گیا ہے:

قادیانیت چاہے کسی روپ (لاہوری گروپ مرزائی گروپ احمدی گروپ) میں ہو تمام کے تمام دائرہ سلام سے خارج ہیں چونکہ بظاہر یہ ٹولے اسلام کے نام لیوا ہیں اس لیے اہلِ اسلام کے لیے بہت زیادہ خطرناک ہیں یہ آستینوں کے سانپ ہیں چونکہ انہیں یہود وہنود کی مکمل پشت پناہی حاصل ہے اسلامی ممالک بالخصوص مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کی اساس کے دشمن ہیں یہ حقیقت اہلِ علم و دانش پر عیاں ہے کہ دنیا بھر میں یہ ٹولے اسلام کے لبادہ میں اپنی منفی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں مگر علماءِ حق ہمیشہ ان کے مکروہ چہرے سے عوام وخواص کو آگاہ رکھتے ہیں صفر المظفر ۱۴۱۸ھ میں مجاہد اہلسنت حضرت علامہ الحاج محمد امجد علی چشتی (ایم اے) کی دعوت پر حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم نوراللہ مرقدہٗ نے کامونکی منڈی (گوجرانوالہ) کی جامع مسجد حیدری میں چند دن کے لیے مختلف موضوعات پر دروس ارشاد فرمائے

اس میں اہلِ اسلام کثیر تعداد میں شریکِ درس ہوئے عوام خواص کی طرف سے سوالات ہوتے حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ مدلل و محقق جوابات ارشاد فرماتے۔ ایک نشست میں قادیانیت اور اسلام پر لیکچر ہوا جو سوالات اٹھائے گئے ان کے جوابات ہم قارئین کرام کے ذوق مطالعہ کے لئے پیش کررہے ہیں یقیناً یہ آپ حضرات کے لیے بہت مفید ہوگا۔ ۷ ستمبر کا دن اہلِ پاکستان کے لئے خوشیوں کا باعث ہے کہ اس دن ہماری نیشنل اسمبلی میں قادیانیوں کے جملہ گروپس کو کافر قرار دیا گیا۔ (ادارہ)۔

اسلام اور مرزائیت: ہم نبی کریم ﷺ کو من کل الوجوہ خاتم النبیین مانتے ہیں جب کہ مرزائی من کل الوجوہ خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتے بلکہ من بعض الوجوہ مانتے ہیں یہ فرق سمجھ لیں تو پھر دلائل خود بخود دبنتے چلے جائیں گے۔

مرزائی کا عقیدہ: مرزائی کا عقیدہ خاتم النبیین کے بارے میں یہ ہے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں مگر پھر بھی بروزی ظلی طریقہ سے نبی بن سکتا ہے۔

ظلی بمعنی سائے والا بروزی بمعنی ظاہر ہونے والا اس سے ان کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت اپنے مقام پر حقیقی نبوت ہے اور حضور ﷺ کے بعد جو نبوت کا اظہار کرے وہ حضور ﷺ کا ظل (سایہ) ہوگا حضور ﷺ کا عکس ہوگا اور حضور ﷺ کا ظہور ہوگا وہ حقیقی نبوت نہیں ہوگی بلکہ وہ خود حضور ﷺ کی نبوت کے عکس کی حیثیت سے ہوگا۔

الزامی جواب ہم اہلِ اسلام کہتے ہیں کہ خاتم النبیین مطلق ہے " المطلق یجری علی اطلاقہٖ" (یعنی مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہتا ہے)۔

جو لفظ قرآن پاک کا کہیں آجائے تو اسے اپنے اطلاق پر رکھنا ہوگا اس کے اندر اگر مجازات کے شوشے چھوڑ دیئے جائیں تو پھر توحید بھی صحیح نہیں رہے گی۔ کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ معبود حقیقی ہے دوسرا جو معبود ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مظہر ہے۔ چونکہ وہ اللہ کی حیثیت کا مرتبہ پا چکا ہے اس لئے وہ معبود بروزی ہے۔

تحقیقی جواب: اللہ تعالیٰ نے نص قطعی میں خاتم النبیین ارشاد فرمایا نص قطعی کا قاعدہ ہے کہ اس کے اطلاق کو مطلق رہنا ضروری ہے جب تک کوئی مخصص (تخصیص کیا گیا) نہ آئے۔

ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ تم نے جو بروزی اور ظلی کا تصور قائم کیا ہے اس کے لئے مخص تخصص (مختص) قرآن سے پیش کرو۔ اس کا مخصص حدیث بھی نہیں ہوسکتی اور قیاس تو قیاس خبرِ واحد تو خبرِ واحد ہے اس کے لئے جب تک قرآنی آیت مخصص نہ ہوگی حدیث متواتر بھی اس کے لئے مخصص نہیں ہوسکتی۔

یاد رکھئے! بروز اور ظل وغیرہ یہ مرزائیوں کی اپنی اصطلاح ہے اصولی حیثیت سے ہم نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں یہ نص قطعی ہے۔

نص قطعی کا قاعدہ ہے اس کے اندر کسی حیثیت سے بھی قیاسات کو دخیل (داخل) نہیں بنایا جا سکتا۔ اس کے لئے مخصصات ضروری ہوتے ہیں تو مخصصات کو بھی قرآن پاک یا پھر نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی احادیث مبارکہ جو متواتر ہوں ان کا ہونا ضروری ہے۔

فائدہ: حدیث متواتر کے بھی دو قسم ہیں۔

(۱) متواتر اللفظ (۲) متواتر المعنی۔

اور متواتر الالفاظ تو صرف قرآن مجید ہے اور متواتر المعنی سینکڑوں احادیث ہیں ان میں سے جو احادیث خاتم النبوت کی ہیں وہ متواتر بالمعنی ہیں۔

فائدہ: نص قطعی کی حیثیت سے یہ مسئلہ پختہ عقیدے کی حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ اور خود نبی کریم رووف الرحیم ﷺ نے بار بار ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور نہ ہی میرے بعد نبی آ سکتا ہے۔

فائدہ: حضور ﷺ کے ارشاداتِ گرامی اور قرآن پاک کی نص قطعی اور اجتماع امت اور قیاس یہ چار اصول ہیں۔

دلیل اھل سنت: پچھلی کتابیں نازل ہوتی چلی آئیں ہر کتاب نے آنے والے نبی کی خبر دی لیکن ہمارے نبی کریم ﷺ کا دور مبارک آیا تو آپ نے کسی آنے والے نبی کے لئے کوئی خبر نہیں دی بلکہ ایک مضبوط گرہ باندھ دی کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے بھی تو وہ بے ایمان و مرتد ہوگا۔

اسی لئے آپ کے ظاہری زمانہ مبارک میں بھی کسی نے اگر نبوت کا دعویٰ مثلاً اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا تھا تو آپ نے واضح فرما دیا کہ اگر کوئی میرے (ظاہری) زمانہ میں بھی دعویٰ نبوت کرے تو وہ بھی مرتد ہے۔ یہاں تک کہ مسیلمہ نے کہا تھا کہ آپ ایسا کریں کہ آدھا ملک آپ لے لیں اور آدھا مجھے دے دیں تو حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ آدھا کیا؟ اللہ نے تیرے لئے تو معمولی سی گنجائش بھی نہیں رکھی اور تو ہے کہ آدھا ملک مانگتا ہے بلکہ تیرا تو مواخذہ اور محاسبہ ضروری ہے اس کی تکمیل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کی اور سب سے پہلے آپ نے مرتدین سے جہاد کیا۔ قرآن بھی بتاتا ہے کہ کوئی نبی آنے والا نہیں احادیث متواترہ میں بھی یہی بیان ہے یونہی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک سے لے کر آج تک علمائے کرام اتفاق کرتے چلے آرہے ہیں بلکہ جس نے بھی کسی دور میں نبوت کا دعویٰ کیا تو فوراً اس کا

مقابلہ ومواخذہ کیا گیا۔اس کے مرتد ہونے کا فتویٰ دیا گیا۔اب بھی جو کوئی کسی لحاظ سے نبوت کا دعویٰ کرے تو ہم کہیں گے کہ وہ مرتد ہے۔

دلیل اھل سنت: سرکارِدوعالمﷺ کے پردہ کرنے کے بعد صحابہ کرام اور اولیائے عظام نے جو کچھ بیان کیا وہ حق ہے۔

حضورﷺ نے ارشادفرمایا:......"من شذ شذ فی النار"یعنی جواس دائرے سے نکلاوہ سیدھا جہنم میں گیا۔

لہٰذااب نبوت کا دعویٰ کرنے والا کذّاب دوزخی ہے۔اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے کہ سرکار کریمﷺ کے بعد نبوت بروزی ہو یا ظلی وعکسی کسی بھی حیثیت سے نبوت کا دعویٰ کرے ہمارے نزدیک مرتد وملعون اور پرلے درجے کا احمق جہنمی ہے۔

سوال: مرزائی کتب میں لکھا ہے کہ نبوت ختم ہوچکی ہے اب کوئی نبی نہیں آئے گااس کی نقلی دلیل تو ہمارے پاس موجود ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی کوئی عقلی دلیل دیں۔

جواب: عقائد عقل کے محتاج نہیں ہیں بلکہ عشق کے محتاج ہیں اور یہ مسئلہ عقیدے کا ہے جب کہ عقل عقیدے کی محتاج ہے اور عقیدے کو عشق سے لیا جاتا ہے عقل سے نہیں لیکن اس کے باوجود الحمد للہ ہمارے پاس عقلی دلائل بھی بے شمار ہیں کہ ریت کے ذرات ختم ہوسکتے ہیں عقلی دلائل ختم نہیں ہوسکتے۔

دیکھئے رسول اللہﷺ اللہ کے آخری رسول بن کر تشریف لائے بلکہ آپ تمام مخلوقات میں جمیع کمالات تقسیم کرنے کے لئے تشریف لائے جیسا کہ حدیث شریف میں بھی ہے کہ "و اللہ یعطی وانا قاسم" جو بھی کمال اللہ تعالیٰ نے دینا ہے وہ حضورﷺ سے ہی ملے گا کیونکہ آپ جامع جمیع کمالات ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حضورﷺ کو تمام کمالات سے نوازا ہے۔جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم دیتاوہ ہے دلاتے یہ ہیں

حدیث شریف: خود سرکارِدوعالمﷺ نے ارشادفرمایا ہے کہ اللہ نے مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک مکان ہے اس میں صرف ایک اینٹ کی ضرورت ہے وہ آخری اینٹ جو باقی تھی میرے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کو پر کردیا ہے اب جگہ پر ہوگئی ہے جب جگہ پر ہوگئی ہے تو اب کسی اور کی گنجائش ہی نہیں ہے اب حضور کو اس سے کمالات کا جامع ماننے کے بعد اگر کسی دوسرے نبی کا تصور کیا جائے تو پہلے سرکار میں نقص ثابت کرنا پڑے گا اور نبی کریمﷺ کے لئے نقص ثابت کرنا

صرف دنیا ہی میں نہیں بلکہ جملہ عوالم کے عقول وکمال تمام کے تمام ختم ہو سکتے ہیں لیکن مصطفیٰ ﷺ کے کمال میں نقص نہیں آسکتا کہ پہلے یہ ہو کہ حضور نے جتنی باتیں کی ہیں اگر کوئی چیز رہ گئی ہو تو لائیں یہ عقلی دلیل ہے جب کوئی چیز ہی ختم ہوگئی نبوت کے سلسلے میں تو اب کون لاسکتا ہے جب آپ خاتم النبیین ہیں تو اب کونسا نبی اور آسکتا ہے۔

سوال: مرزائی مرزے کی نبوت کی دلیل میں کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں ہے کہ "لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ" (کہ آج سے پہلے جس نے بھی جھوٹے خدا ہونے کا دعوی کیا یا جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا ان کو میں نے برباد کر دیا یا قتل کروا دیا)۔ چونکہ ہمارا مرزا طبعی موت مرا لہٰذا اس آیتِ کریمہ کی رُو سے اسکی نبوت سچی ہے۔

جواب: مرزائی قادیانی جھوٹ بولنے کے استاد ہیں وہ قرآنی آیات کا ترجمہ جھوٹے کرنے سے بھی نہیں شرماتے کیونکہ ان کے مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہے اب آیت کریمہ مع ترجمہ سنیں۔ "لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ" **ترجمہ:** اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے ضرور ہم ان سے بقوت بدلہ لیتے۔

(پ۲۹، الحاقۃ، آیت۴۴، ۴۵)

بتائیں اس آیت کریمہ میں قتل کا کہیں ذکر ہے؟ کہیں بھی ذکر نہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں اس بات کی گرفت کی ہے جو میرے اوپر بہتان باندھے جھوٹی باتیں بنائے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے شخص کی میں گرفت کروں گا اگرچہ وہ گرفت خصوصیت سے بیان کی لیکن مراد یہاں گرفت ہی ہے۔

تو یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی پر جب گرفت ہوئی تو اسکا انجام کیا ہوا جب اس کی موت کا وقت آیا تو کہاں مرا؟ (لیٹرین میں مرا) تو مرزا پر حق تعالیٰ کی گرفت ہی ہے۔

قانون: بات یہ ہے کہ اگر کوئی اپنے طور پر مجازی معنی کرتا ہے تو یہ اور بات ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جب حقیقی معنی موجود ہوں تو مجازی معنی نہیں کیا جاسکتا۔

سوال: مرزائی کہتے ہیں کہ "اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ" (پارہ ۱۷ سورہ الحج، آیت ۷۵) "اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ" جملہ اسمیہ ہے یعنی مضارع ہے جو حال اور استقبال دونوں پر دلالت کرتا ہے جس کا بظاہر معنی یہ ہے کہ قیامت تک اللہ رسول چنتا ہے اور چنتا رہے گا؟ معلوم ہوا کہ مرزا کا دعویٰ کرنا سچا ہوا۔

جواب: قرآن پاک کی آیات کوایک طرف سے نہیں دیکھا جاتا بلکہ دونوں طرف سے دیکھا جاتا ہے انہوں نے ایک علمی سوال کیا ہے نحوی ترکیب بھی بتائی ہے۔ قرآن پاک میں یہ عموم ہے کہ اللہ چنتا ہے اور چنتا رہے گا "مِنَ النَّاسِ" لوگوں سے لیکن اس عموم کو بھی ملاحظہ کریں کہ خاتم النبیین والی آیت مبارکہ تخصیص فرمارہی ہے تو اس آیت کریمہ کو مخصص بنانا پڑے گا کیونکہ وہاں عام ہے خاتم النبیین محمد ﷺ ہیں "مَاکَانَ مُحَمَّدٌ" یہاں حضور ﷺ کا نام خصوصیت سے آ گیا اور وہاں "مِنَ النَّاسِ" عام ہے تو عموم کو خاص کرنے کے لئے آیت جو ہے تخصیص کررہی ہے جب آیت مبارکہ تخصیص کررہی ہے تو عموم عموم ہی نہ رہا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ میرا قانون ہے کہ میں نبی بناتا رہتا ہوں فرشتوں اور لوگوں میں لیکن یہ اس وقت تک ہے جب تک کہ "مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ" **ترجمہ:** محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔ (پ۲۲، الاحزاب، آیت ۴۰)۔

وہ آیت مکیہ ہے اور یہ آیت کریمہ مدنیہ ہے وہ آیت کریمہ اللہ تعالیٰ نے عموم کے طور پر نازل فرمائی مگر خاتم النبیین والی آیت کریمہ واضح بیان کررہی ہے کہ اب آئندہ یہ کام نہیں ہوگا۔

سوال: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیح موعود کہتے ہیں نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دلیل دیتے ہیں کہ آپ وفات پا چکے ہیں۔ "اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ" یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ (علیہ السلام) میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا۔ (پ۳ سورۃ آل عمران، آیت ۵۵) ہم آپ کو وفات دیں گے اور پھر اُٹھائیں گے یہ اس آیت کریمہ سے استدلال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو وفات پا گئے ہیں بعد میں اُٹھایا جائے گا لہٰذا وہ وفات پا گئے ہیں اور مزار صاحب موعود ہے۔

جواب: قرآن پاک بڑا جامع کلام ہے اللہ تعالیٰ نے ایک لفظ بول کر اس میں ہزاروں مسائل بیان کردیئے ہیں۔ جب ایک لفظ میں کئی معانی شامل ہوں تو اس میں استدلال نہیں کیا جاسکتا کیونکہ علمِ مناظرہ کا قاعدہ ہے۔ "اذا جَاء الاحتمال باطل الاستدلال" (جب احتمال آجائے تو استدلال باطل ہوجاتا ہے) قرآن پاک میں وہ آیت مبارکہ ملاحظہ فرمایئے جس سے استدلال کیا گیا ہے۔

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ (پ۳، آل عمران، آیت ۵۵) پہلے "مُتَوَفِّیْکَ" ہے پھر "رَافِعُکَ" یہ قرآن پاک کے تیسرے پارے کی آیت ہے یہ آیت مبارکہ ملاحظہ فرمایئے اور پھر "توفّی" کا معنیٰ بھی دیکھ لیجئے۔ "توفّی" کا معنیٰ

وفات بھی ہے پورا دینا بھی اور پورا لینا بھی متوفی کا مادہ وفا ہے بمعنی پورا کرنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ " وَاِبْرَاهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی" اور " فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ " اسی سے استفاءٗ توفیه اور توفی بنا بمعنی پورا دینا یا پورا لینا۔

اصطلاحی طور پر یہ معنی نیند اور موت کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید و فرقان حمید میں یہ لفظ وفات، پورا کرنا اور نیند تینوں معانی میں استعمال ہوتا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

"وَاِبْرَاهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰی" **ترجمہ:** اور ابراہیم کے جو احکام پورے بجالایا۔ (پ ۲۷، سورۃ نجم، آیت ۳۷)۔

اس آیت کریمہ میں یہ لفظ وفات کے معنی میں بیان ہوا ہے۔

"هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِالَّیْلِ"۔ (پ ۷، انعام، آیت ۶۰)۔

اس آیت کریمہ میں نیند کا معنی مراد لیا گیا ہے۔

"فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ"۔ (پ ۳، آل عمران، آیت ۵۷)۔

اس آیت کریمہ میں پورا کرنا یا پورا دینے کے مطابق یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ قرینہ کے مطابق معانی مراد ہوتے ہیں اس آیت مبارکہ میں تینوں معنی بن سکتے ہیں۔

نیز کچھ الفاظ ذو معنی ہوتے ہیں کہ وہ معنی بھی اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں لغت کا قانون سمجھئے کہ جیسے لفظ ہوتا ہے (استحیاءٌ) استحی اس کا مادہ حیات ہے (حی اور حیات بھی ہوتا ہے)۔

یَسْتَحْیِ نِسَآءَ هُمْ ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا۔

اس کا مادہ بھی حیات ہے۔

"نَسْتَحْیِ نِسَآءَ کُمْ" یہ بھی حیات کے مادہ سے ہے۔ "اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖٓ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً" اس کا مادہ بھی حیا ہے قرآن مجید کے استدلال کو ملاحظہ فرمائیے اگر ذو معنی لفظ آئے اور مرزائی کہے کہ میں تو "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ" کا معنی وفات مراد لیتا ہوں تو سنی کہے گا میں وفا معنی لیتا ہوں تو پھر فیصلہ کون کریگا۔

علمی قاعدہ: قرآن پاک کے بعض الفاظ ذو اضداد ہوا کرتے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے دو مختلف معنی مراد لئے جاسکتے ہیں جو ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔

قرآن پاک میں ہے۔ "یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَ کُمْ"

فرعونی تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے اور بچوں کو قتل کر دیتے تھے۔ یہاں استدلال "حیا" کے مادے سے ہے اور "

حیا'' بھی اسی میں ہےاور''توفی''میں وفات بھی ہےاور''وفا'' بھی ہےاب مرزائی کہے گا اس میں وفات کامعنی ہے جبکہ سنّی کہے گاوفا ہےاس کا فیصلہ کون کریگا۔

قَانُونِ منَاظره: مناظرے کا قانون ہے کہ ''اذا جَاءِ الاحتمال باطل الاستدلال''(جب احتمال آجائےتو استدلال باطل ہو جاتا ہے)۔

جتنی آیات وہ''توفی'' والی پیش کرے وہی آیات آپ ''وفا'' کے معنی کی حیثیت سے مراد لیں اُویسی فقیر کا یہ ایٹم بم آپ کواتنا کام دے گا کہ جیب میں ہوتو کسی مرتد کی تدبیر کام نہ آئے گی۔

قانون قرآن: اللہ تعالیٰ کے قرآن کا قانون یہ ہے کہ قرآن اپنے مضمون کویوں سمیٹتا ہے کہ درمیان میں واؤ لگاتا ہے لیکن واؤجمع کیلئے ہوگی ترتیب کیلئے نہیں۔

دُوسرا قاعدہ: جیسے ''وَفا'' سے وفات کا قاعدہ ہے جواتنا مضبوط واضح اور راسخ ہے کہ اسی قاعدے کی بناء پراُڑتے ہوئے پادری یامرزائی کوبھی آپ کھینچ کرگڑھے میں گراسکتے ہیں۔

اب دوسرا قاعدہ جہاں قرآن مضمون کوواؤکے ساتھ ملاتا ہےاور جب یہ کہے کہ یہ کرو، یہ کروتو ضروری نہیں کہ جووہ پہلے کہے وہی کروضروری نہیں کہ جیسے دوسری بار کہے اسے دوسرا ہی کرو۔

'' الواو للجمع المطلق ''واؤجمع کے لئے ہوتی ہے۔

(اُصول الشاشی، بحث تقریرحروف المعانی،صفحہ۱۱۹)

''الواو للجمع المطلق'' یعنی یہ ترتیب حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کامذہب ہے۔للترتیب دوسرے مسلک والوں کا ہے۔

حنفیوں کا ہے'' الواو للجمع المطلق '' اب یہ تمام میں آگیا کہ وہ کام تینوں بھی اس میں آجائیں گے۔

مثال: اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادفرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کواٹھاؤں گا بھی اورانہیں وفات بھی دوں گا۔یہاں اگران کامعنی بھی دیا جائےتو ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہےاور اللہ تعالیٰ نے دونوں وعدے پورے بھی کئے ہیں۔ ضروری نہیں کہ پہلے فوت کردے پھر اٹھائے۔اس میں اٹھانا بھی ہے کہ آسمان پر لے گیااور بعد تشریف لانے کے اس دنیامیں وفات مبارکہ بھی ہوگی مگر ترتیب بدل دی گئی ہے جبکہ تم ترتیب کے چکرمیں پڑ گئے۔

تم نے ہمارے قانون کونہیں دیکھاجوتم پہلے کہتے ہو''رَافِعُکَ'' کا پھر ''مُتَوَفِّیکَ'' ہے پھر ''رَافِعُکَ''

ہم کہتے ہیں یہی معاملہ غلط ہے اسلئے کہ واؤ مطلق جمع کیلئے ہے کیوں؟ اسی پارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت بی بی مریم کو کیا فرمایا "وَارْکَعِیْ وَ اسْجُدِیْ" **ترجمہ**: رکوع کر اور سجدہ کر۔

پڑھئے قرآن مجید میں کیا ہے میں نے وہ جملہ اس طرح اس لئے پڑھا کیا ہے کہ مرزائی کا دماغ درست ہوجائے وہ ملاحظہ کرے یہ مولوی کیا پڑھ رہا ہے۔ میں کہوں گا چلو تم ہی اسے درست پڑھ دو تو وہ یوں پڑھے گا۔ "وَاسْجُدِیْ وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ" **ترجمہ**: اور سجدہ کر اور رکوع کر رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

مرزائی سے دریافت کیجئے کہ پہلے نماز میں سجدہ ہوتا ہے یا رکوع؟ اگر کہے کہ رکوع پہلے ہوتا ہے تو پھر کہئے کہ اگر رکوع پہلے ہوتا ہے تو تم نماز قرآن کے خالف (خلاف) پڑھتے ہو پہلے سجدہ کرو پھر رکوع کرو کیونکہ قرآن پاک میں پہلے سجدے کا ذکر ہے اس کے بعد رکوع کا۔ حالانکہ نماز میں پہلے رکوع کیا جاتا ہے پھر سجدہ تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں ترتیب کیوں اُلٹ دی گئی؟

یہ قانون قرآن سے ثابت دیکھ کر پہلے سنی حنفی بریلوی بنناپڑے گا کہ "الواؤ للجمع المطلق" واؤ مطلق جمع کے لئے آتی ہے۔ یہ جمع مطلق ہے کہ میں رکوع اور سجدہ کروں گا اسی قرآنی قانون کی بناپر ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُٹھا بھی لیا ہے اور جب زمین پر دوبارہ تشریف لائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں وفات بھی دے گا۔

سوال ۱: "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ" یہ جملہ اسمیہ ہے۔ انا از حروف مشبہ بالفعل یا ضمیر منصوب متصل اس کا اسم ہے متوفی اور رافع یہ دونوں اس کی خبر ہیں یہ ذرا تفصیل ہے۔ بیان فرمائیں کہ اسم کی ایک خبر اب ثابت ہو رہی ہے اور دوسری خبر کسی اور زمانے میں ہو رہی ہے تو اسکا کہیں وجود ہے؟۔

۲: اگرچہ واؤ جمع المطلق کے لئے آتی ہے لیکن پھر بھی اس میں اصل میں فرق ہے اسے یوں سمجھئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور چیز ہے اور رافع عیسیٰ اور چیز ہے پھر اب وفات ثابت ہو جائے بعد ازاں رافع ثابت ہو یا پہلے رافع ثابت ہو جائے اور وفات کل ثابت ہو جائے۔ یہ تفصیلاً بیان فرمائیے؟

جواب: ہدایت نحو سے لے کر جامی تک یہ قاعدہ ہے کہ جب اسم فاعل کو سہارا مل جائے تو حال اور مستقبل کا معنی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہاں دونوں باتیں دونوں صیغے مضارع کی دونوں کیفیتیں بیان فرمائی ہیں یعنی ارشاد فرمایا ہے کہ میرے پیارے عیسیٰ (علیہ السلام) میں رافع بھی ہوگا اور وہ حال میں ہو رہا ہے اور وفات بھی ہوگی اور وہ استقبال میں ہو رہی ہے۔ دونوں معنی میں نے مضارع دیئے ہیں تو اس میں حال بھی ہے اور مستقبل بھی۔

قانون: یہ ضروری نہیں ہوتا کہ اللہ جو وعدہ فرمائے وہ حال میں ہو جائے اور ایک استقبال میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر وعدہ حال میں ہی ہو جائے وہ حال میں بھی ہوتا ہے اور استقبال میں بھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حال میں بھی رافع دیا اس کے بعد آنے والی جو نسل پھر اس کے بعد مستقبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو گی۔

سوال: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے جھوٹے نبی کے ساتھ جہاد کیا ہم ان کی سنت پر عمل کیسے کر سکتے ہیں؟

جواب: قرآنِ پاک میں ہے کہ "وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ" **ترجمہ:** جہاں پاؤ قتل کرو۔

(پ۵، النساء، آیت ۸۹)

قرآنِ پاک میں مطلقاً ہر کافر کے لئے یہی حکم ہے کہ جہاں بھی انہیں پاؤ وہیں قتل کر دو لیکن تعزیراتِ اسلامیہ میں ایک قانون ہے کہ ہر بندہ اس پر عمل نہ کرے سربراہِ مملکت ایسا کر سکتا ہے یا پھر اس کی اجازت سے کرو تو تمہارے لئے جائز ہے لیکن عاشق مصطفیٰ قانون نہیں دیکھتا سولی پہ لٹک جاتا ہے مگر دُشمن مصطفیٰ کو نہیں چھوڑتا گذشتہ صدی میں اِس قسم کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ اٹھارہ سالہ نوجوان علم الدین شہید کے حالات تو سب کو معلوم ہیں اس کے علاوہ متعدد عشاقِ رسول ﷺ کے واقعات ہو گذرے ہیں فقیر نے ان کے مفصل حالات رسالہ "عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ" میں جمع کئے ہیں۔

مولانا محمد طارق اُویسی کی شادی خان آبادی مورخہ ۳ راگست اتوار برادرِ طریقت مولانا محمد طارق اُویسی چک ر 294 رجانہ (ٹوبہ) کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔ شادی کی تقریب نہایت سادہ سنت رسول ﷺ کے مطابق تھی اللہ تعالیٰ زوجین کو خوشیاں نصیب فرمائے اور نیک صالح اولاد عطاء فرمائے آمین بحرمت سید الانبیاء والمرسلین ﷺ۔

(ادارہ فیضِ عالم بہاولپور)

﴿حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت نور الله مرقده
کا چوتھا سالانہ عرس مبارک﴾

یوں تو حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی یادیں دنیا کے مختلف مقامات پر کسی نہ کسی صورت میں منائی جاتی ہیں آپ کے لاکھوں تلامذہ اور ہزاروں رسائل و کتب کے ذریعے آپ کی یادیں ہمیشہ زندہ و تابندہ ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک رہیں گئیں مگر رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی آپ کے عرس مبارک کی تقریبات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ گذشتہ شمارہ فیضِ عالم بہاولپور میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ مختلف شہروں میں یوم مفسرِ اعظم پاکستان کے حوالہ سے

تقریبات ہوئیں۔

☆۳۱ اگست بروز اتوار بعد نماز عشاء چک نمبر ۲۹۴ گ ب رجانہ (ٹوبہ) کے احباب نے عرس مفسرِ اعظم پاکستان کا اہتمام کیا۔ جس کی صدارت جگر گوشہ فیضِ ملت علامہ محمد عطاء الرسول اُویسی نے فرمائی جبکہ صاحبزادہ محمد فیاض احمد اُویسی نے "حضور فیضِ ملت اور ترویج مسلک حق اہلسنت" کے موضوع پر گفتگو کی جبکہ معروف خطیب حضرت علامہ مولانا ثمر عباس قادری نے نہایت ولولہ انگیز خطاب میں حضور فیضِ ملت علیہ الرحمہ کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ ننھے ثناء خوان محمد اُویس رضا اُویسی نے ہدیہ نعت اور منقبت پیش کی۔

☆چوتھے سالانہ عرس مبارک کی مرکزی تقریبات بہاولپور مزار فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان محدث بہاولپوری میں ہوئی۔ "ماہنامہ فیض عالم" (بہاولپور) کے گذشتہ شماروں اور اہلِ سنت کے محبوب معمر بے باک ترجمان "ماہنامہ رضائے مصطفیٰ" (گوجرانوالہ) کے شمارہ ماہ اگست ۲۰۱۴ء میں اور انٹرنیٹ میں فیس بک پر عرس مبارک کا اشتہار شائع ہوا تو ملک بھر سے حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے مریدین وخلفاء (احباب طریقت) اور آپ کے تلامذہ نے عرس پاک کی تقریبات میں آنے کی تیاری شروع کردی حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ریاض احمد اُویسی نے مختلف اشتہارات پمفلٹ دعوت نامے شائع کر کے احباب تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔ مختلف شہروں میں رہنے والے حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کے خلفاء سے انفرادی رابطہ کئے۔ جبکہ شوال کا چاند نظر آتے ہی قومی ومقامی اخبارات میں عرس مبارک کے اشتہارات شائع ہوئے ۔ بہاولپور و مضافات میں پبلک مقامات پر اشتہارات اور خوبصورت بینرز لگوائے گئے۔ مختلف علاقہ جات میں مذہبی تقریبات اور جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں عوام وخواص کو شرکت کی دعوت پیش کی گئی مشائخ وعلماء کرام تک دعوت نامے پہنچانے کے لیے جامعہ کے سابقہ فضلاء کرام نے ڈیوٹی نبھائی۔

☆تقریبات کے شروع ہونے سے قبل جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد کے ارد گرد اور محکم الدین سیرانی روڈ کی صفائی کا کام تحصیل کونسل سٹی بہاولپور کے عملہ نے نہایت ذمہ داری سے کیا محترم محمد عطاء اللہ واہلہ نے خصوصی توجہ دی۔

☆۱۵ اگست جمعۃ المبارک کو ملک کے مختلف علاقوں سے قافلے بہاولپور پہنچنا شروع ہو گئے۔

☆ سیرانی مسجد بہاولپور جمعۃ المبارک کے اجتماع میں جگر گوشہ فیضِ ملت حضرت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اُویسی نے "تحریک پاکستان میں علماء اہل سنت کا کردار" اور "حضور فیض ملت کے علمی وروحانی مقام" کے حوالے سے بیان کیے۔

☆۱۸شوال المکرّم شب ہفتہ دوسری نشست بعد نماز مغرب شروع ہوئی صاحبزادہ محمد کوکب ریاض اُویسی نے تقریب کے آغاز کے لیے فخر القراء قاری محمد خالد جھنڈیر مدرس شعبہ حفظ رقرأۃ جامعہ ہذا کو تلاوت کلام الٰہی کی دعوت دی۔ محمد بلال رشید محترم محمد عاصم رضا قادری اُویسی (بہاولپور) نے نذرانہ نعت شریف پیش کیا۔

آج نشست میں شاعر اہلسنت مولانا محمد ظفر حسین ظفر (علی پور) نے اپنا منظوم کلام پیش کیا تو مجمع میں مذہبی جوش وجذبہ دیدنی تھا۔ اس دوران محقق اہلسنت عالمِ دین خطیب شہیر حضرت علامہ مفتی عبدالحمید چشتی (خانیوال) تشریف لائے تو انہیں خطاب کے لیے مائیک پیش کیا گیا۔ انہوں نے حضور سید الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہ وسید المؤذنین حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہما کے حوالے سے محبتوں سے لبریز گفتگو فرمائی۔ دورانِ خطاب انہوں نے کہا کہ یہ عشقِ رسول کریم ﷺ کا رنگ ہی ہے کہ حضور فیضِ ملت محدث بہاولپوری نے کوئی ایسا موضوع نہیں چھوڑا جس پر آپ نے تحریری رہنمائی نہ فرمائی ہو۔ ملتِ اسلامیہ کا یہ واحد مصنف ہے جس کے قلم سے ہزاروں کتابیں تحریر ہوئیں۔ انہوں اس بات پر بھی نہایت خوشی کا اظہار کیا کہ جامعہ اُویسیہ رضویہ اپنی تعلیمی تدریسی منزلیں طے کر رہا ہے ورنہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ بزرگوں کے پردہ کرنے کے بعد ادارے ویران ہو جاتے ہیں یہ حضرت اُویسی صاحب کا روحانی تصرف ہے کہ آپ کی اولادِ صالحہ کے ذریعے آپ کا لگایا ہوا علم کا گلستان آباد ہے میری دعا ہے کہ اللہ کرے آباد و شاد رہے۔

☆۱۹شوال المکرّم ہفتہ صبح صادق کا استقبال درود تاج شریف سے کیا گیا نمازِ فجر کے بعد جامع مسجد سیرانی میں حسب معمول ایک تسبیح درود پاک اور ایک کلمہ شریف کے بعد ختم خواجگان درود وسلام کا اہتمام ہوا جگر گوشہ فیضِ ملت محمد فیاض احمد اُویسی نے ملک وملت کی سلامتی اور ملک بھر سے آنے والے زائرین کے لیے خیر وعافیت سے بہاولپور پہنچنے اور خیر وبرکت سے اپنی جھولیاں بھر کر اپنے اپنے گھروں کو واپس جانے کی دعا کی۔

قافلے جو حاضر ہوئے: قافلوں کی صورت میں آنے والے احباب میں میانوالی سے حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اُویسی سجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ واحدیہ، محترم محمد شاہد اُویسی، حاجی محمد رمضان اُویسی، شیخ محمد عامر کامونکی منڈی (گوجرانوالہ) مولانا محمود اقبال خان اُویسی موچھ میانوالی، حضرت مولانا محمد سیف الرحمٰن اُویسی رحیم یارخان، فخر القراء قاری محمد ساجد اُویسی نواب شاہ سندھ، حضرت علامہ مولانا علی محمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان مولانا غلام محی الدین اُویسی، غلام قطب الدین اُویسی، غلام غوث اُویسی واہل سنت کے قلمکار حضرت مولانا غلام حسن اُویسی دیگر احباب پاک پتن شریف، سرگودھا سے دعوتِ ذکر کے بانی وامیر حضرت الحاج بابا جی محمد حنیف المدنی

قادری اُویسی،محترم محمد صابر اُویسی،علامہ محمد ندیم قادری اُویسی،راؤ عبدالغفار اُویسی،الحاج بابا عبدالقیوم،محترم محمد اشرف علی اُویسی ہارون آباد،مولانا غلام دستگیر قادری خیر پور شریف،حضرت مولانا محمد شاہد اقبال اُویسی،محترم محمد خالد اُویسی چک ۴۲۔(بہاولپور)۔

ڈیرہ غازی خان محمد اقبال اُویسی،ڈاکٹر حاجی محمد نسیم سعیدی علی پور،مولانا قاری عابد حسین نقشبندی فاضل جامعہ ہذا و صدر مدرس مدرسہ فیض القرآن لال سونہارا بہاولپور،اُویسی یوتھ ونگ لودھراں کا قافلہ شیخ دلدار احمد صاحب کی سربراہی میں حاضر ہوا۔

بزم فیضان اُویسیہ (انٹرنیشنل) باب المدینہ کراچی سے محمد فہد اُویسی ناظم،محمد علی اویسی (ناظم اعلیٰ مڈل ایسٹ دبئی) کے تعاون سے حضرت محمد فہیم شاہ قادری سعیدی نے عرس مبارک کا پروگرام نیٹ کے ذریعے آن لائن سنایا۔

☆حضور فیضِ ملت نوراللہ مرقدہٗ کے عرس مبارک کے موقعہ پر بہاولپور میں اہلسنت کے اکثر مدارس نے عام تعطیل کا اعلان کیا تمام کلاسوں کے طلباء نظم وضبط کے ساتھ تقریبات میں شریک رہے۔

ورد بخاری شریف: ہفتہ بعد نماز عصر علامہ محمد امیر احمد نوری نقشبندی اُویسی (شیخ الحدیث جامعہ ہذا) کی نگرانی میں علماءکرام "الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول اللہ ﷺ" المعروف بخاری شریف کی احادیث مبارکہ کا ورد کیا۔

☆بعد نماز مغرب حضرت علامہ پیرزادہ سید محمد منصور شاہ اُویسی کی نگرانی میں جامعہ واحدیہ فیض العلوم میانوالی اور جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور کے طلباء نے لنگر غوثیہ اُویسیہ خوب نظم وضبط کے ساتھ تقسیم کیا ☆بہاولپور و مضافات سے قافلے کاروں،بسوں،جیپوں کے ذریعے مزار مفسرِ اعظم پاکستان پر پہنچ چکے تھے۔

تقریبات کی مختلف نشستوں کے مہمانان گرامی یہ تھے حضرت جانشین حضور فیضِ ملت علامہ محمد عطاء الرسول اُویسی،جگر گوشہ فیضِ ملت حضرت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اُویسی،حضرت جگر گوشہ محدث بہاولپوری علامہ محمد ریاض احمد اُویسی،حضرت مولانا پیر حافظ ماجد حسین اُویسی،استاذ الحفاظ حضرت حافظ عبدالرحمٰن اُویسی (امین آباد) مدرسین جامعہ ہذا حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد امیر احمد نوری نقشبندی اُویسی،حضرت علامہ بشیر احمد اُویسی،مفتی محمد قربان اُویسی،قاری محمد جاوید،شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد متین نقشبندی اُویسی،بانی ومہتمم جامعہ مجددیہ سیفیہ فخر العلوم بہاولپور حضرت علامہ محمد جاوید مصطفیٰ سعیدی (جامعہ نظام مصطفیٰ جامع مسجد خضریٰ) علامہ ڈاکٹر عبدالرزاق شائق،جامعہ کے سابقہ فضلاء میں حضرت

مولانا سید فیاض حسین شاہ، علامہ قاری نذیر احمد نقشبندی، قاری عبد المالک عطاری یزمان حضرت علامہ قاری عبد الروف مہروی، حضرت مولانا قاری ریاض احمد گولڑوی، مولانا محمد ناصر انصاری، مولانا محمد قاسم اُویسی، حضرت سید اختر حسین شاہ نقشبندی قادری، حضرت مولانا حافظ حاجی محمد بخش اُویسی، خطیب اہلسنت حضرت مولانا عبد الغفار سعیدی، قاری حبیب اللہ فخروی، حضرت حاجی محمد ارشد مہتمم جامعہ فیضِ مدینہ یزمان، حاجی محمد انور (خانپور نورنگہ) مولانا قاری فضل احمد فیضی وحضرت قاری اقبال سعیدی مبارک پور، حضرت مولانا محمد عبد الرحمٰن ہمدرد خطیب اشرف شوگر ملز شریک سعادت ہوئے۔

بعد نماز عشاء صاحبزادہ محمد کوکب ریاض اُویسی نے تقریب کے آغاز کے لیے فخر القراء قاری محمد جاوید مدرس شعبہ حفظ رقرأۃ جامعہ ہذا کو تلاوت کلام الٰہی کی دعوت دی جبکہ ملک کے مایہ ناز قراء حضرات قاری نذیر احمد مہروی مرادپوری، حضرت استاذ القراء قاری حق نواز سعیدی ملتان نے لحن داودی کے ساتھ کلام الٰہی کی تلاوت کر کے وجد آفریں ماحول بنادیا۔ محترم محمد بلال رشید نے نذرانہ نعت شریف پیش کیا۔ محترم محمد جنید رضا قادری نے کلام ''جو ہو چکا ہے جو ہوگا حضور (ﷺ) جانتے ہیں'' بڑے خوبصورت انداز میں پیش کیا جبکہ محمد سمیع اللہ اُویسی (میانوالی) نے چراغ گولڑہ حضرت سید پیر نصیر الدین نصیرؔ کا کلام:

وہی بزم ہے وہی دھوم ہے وہی عاشقوں کا ہجوم ہے
کمی تو بس میرے چاند کی جو تہہ مزار چلا گیا

☆حضور فیضِ ملت کے مایہ ناز شاگرد جواں سال عالم دین علامہ محمد سیف الرحمٰن اُویسی (رحیم یار خان) نے اپنے خطاب میں ''حضور فیضِ ملت محافظ مسلک امام احمد رضا'' پر سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے کہا مسلک حق اہلسنت کی ترویج واشاعت کے لیے میرے مرشد کریم حضور فیضِ ملت نے وہ خدمات انجام دیں جس سے صدیوں تک اہلِ ایمان مستفید ہوتے رہیں گے۔

انہوں نے خطاب میں بے عمل پیروں اور علماء کو حضور فیضِ ملت کی باعمل زندگی کا احوال سنا کر کہا کہ وقت کا تقاضہ ہے کہ باکردار ہو کر تبلیغ وتدریس کا فریضہ انجام دیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں مدارسِ اہلسنت کی طرف توجہ فرماتے ہوئے کہا کہ حضور فیضِ ملت کی تدریس ومواعظ حسنہ میں عقائد کی پختگی درس ملتا تھا آپ عقائد باطلہ کا رد قرآن وحدیث کی روشنی میں امثلہ کے ساتھ بیان فرماتے تھے جو عوام وخواص کے ذہن نشین ہو جاتے۔ رات کافی بیت چکی تھی موسم نہایت ہی خوشگوار تھا مدینہ منورہ کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں مدینے کے بھکاری کے عرس کی تقریبات کو پر کیف بنائے ہوئے

تھیں مجمع میں بیداری کا عالم بتارہا تھا کہ اہلسنت جاگ رہے ہیں ایسے میں شب چراغاں ۱۲ بجے کے قریب مجلس عرس کا اختتام ہدیہ درود و سلام کے ساتھ ہوا۔

☆ ۱۹ شوال المکرّم بروز اتوار صبح آٹھ بجے کے بعد صاحبزادہ محمد کوکب ریاض اُویسی کی نقابت سے عرس شریف کی آخری نشست کا آغاز تلاوت کلام الٰہی اور نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا۔ خطابات میں سب سے پہلے حضور فیضِ ملت کے شاگرد رشید علامہ محمد ارشد خامر القادری (ایم اے گولڈ میڈلسٹ) کو دعوت خطاب دی گئی انہوں نے حمد و صلوٰۃ کے بعد حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کے حسن اخلاق کے ذاتی مشاہدات بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت سے جو ملتا اسے ایسا پیار دیتے کہ وہ آپ گرویدہ ہو جاتا آپ کا پیار امیر و غریب پیر و مرید سب کے لیے یکساں تھا وہ سنت مصطفیٰ کریم ﷺ کا پیکر تھے۔ انہوں نے کہا میرے استاد گرامی حضور فیضِ ملت علیہ الرحمۃ ان مقبولان بارگاہ الٰہی میں سے ہیں جنہوں نے زندگی کے لمحات دینِ اسلام کی ترویج اور پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی شان بیان کرنے اور لکھنے میں گزاری وہ ساری زندگی گستاخِ رسالت، صحابہ و اہل کرام کے لیے سیف بے نیام بنے رہے۔ وہ زندگی بھر مدینے سے عشق رسول کریم روف و رحیم ﷺ کی خیرات سے جھولی بھر کے لاتے رہے اور دنیا بھر میں یہ خیرات تدریس و تصنیف اور تقریر کے ذریعے تقسیم فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں محبوب کریم روف و رحیم ﷺ کے قدموں میں جنت کا اعلیٰ و ارفع محل عطاء فرمایا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ان کی دنیوی زندگی میں "فَاذْكُرُونِيْ" کا جلوہ تھا ان کے وصال کے بعد "اَذْكُرْكُمْ" تفسیر ہے آج دنیا بھر میں حضور فیضِ ملت قدس سرہٗ کی یاد ہو رہی ہے آج لاکھوں بندگانِ خدا کے دلوں میں میرے حضرت قبلہ اُویسی صاحب زندہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج چار دانگ عالم میں ان کے علمی و روحانی تذکرے سننے کو مل رہے ہیں۔ انہوں نے حضور فیضِ ملت کی بارگاہ میں اپنا منظوم کلام بھی پیش کیا جو نذر قارئین کرام ہے:

﴿مدینے کے بھکاری کا قلم ہے﴾

حضور فیضِ ملت کا کرم ہے کہ اب تک سنیت کے دم میں دم ہے

علمبردارِ مسلکِ اعلیٰحضرت کہیں پر کج روی اور نہ خم ہے

فقط چلتا ہے عظمت مصطفیٰ پر (ﷺ) مدینے کے بھکاری کا قلم ہے

بہاولپور کو سب جانتے ہیں عرب کی سرزمیں ہے یا عجم ہے

کبھی جو سرنگوں ہوتا نہیں ہے محمد فیض احمد کا علم ہے

تمہارے عشق کی سچی کہانی فقط خاکِ مدینہ پر رقم ہے
صدی ہونے کو ہے چل رہا ہے مدینے کا مسافر تازہ دم ہے
دکھائی دیتا ہے سارا مدینہ تمہارے ہاتھ میں وہ جامِ جم ہے
ذرا مرقد سے باہر آ کے تو دیکھ یہاں پر ہر آنکھ تر ہے چشم نم ہے
یہی ہے مختصر سی بات خاؔمر۔ مدینے والے کا تجھ پر کرم ہے

☆ بیہقی وقت شیخ القرآن حضرت علامہ منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ (احمد پور ایسٹ) کے بڑے شہزادے حضرت علامہ مفتی محمد محسن فیضی ضلعی امیر جماعت اہلسنت بہاولپور نے اپنے مخصوص اور ادیبانہ انداز سے مفسرِ اعظم پاکستان حضرت فیضِ ملت کی دینی خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا اور کہا آپ ان نفوس قدسیہ میں سے ہیں جنہوں نے زندگی بھر عشق رسول کریم ﷺ کا سبق پڑھایا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے رسول کریم روف ورحیم ﷺ کے اختیارات کے حوالے سے ایسا مدلل و محقق بیان کیا کہ مجمع سے نعرہائے تکبیر و رسالت (اللہ اکبر یا رسول اللہ ﷺ) بلند ہوا۔ ان کی گفتگو کا اک اک لفظ اہلِ محبت کے قلوب میں اُتر تا رہا۔

☆ حضرت علامہ مولانا محمد شہباز حیدر سلیمانی مانگھٹ شریف (منڈی بہاءالدین) نے اپنے خطاب میں حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کے جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں (سن ۲۰۰۴ء تک) دورۂ حدیث شریف پڑھنے کا ذکر نہایت عقیدت بھرے انداز سے کیا اور کہا کہ میرے استاذ گرامی محسن اہلسنت فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ حضوری ولی تھے۔ اُنہوں نے بتایا کہ ہمارے علاقہ کی عظیم علمی و روحانی شخصیت حضرت علامہ شیخ الحدیث مولانا ظہور احمد رحمۃ اللہ علیہ (کدھر شریف) کی خدمت میں دوران تعلیم حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آجکل کیا کر رہے ہو میں نے عرض کیا کہ حضور فیضِ ملت کے ہاں زیرِ تعلیم ہوں جونہی استاذ گرامی کا نام میں نے لیا تو ان کی آنکھیں بھر آئیں فرمایا شہباز مبارک ہو تم ایک ولی کامل عارف باللہ کے پاس پڑھ رہے ہو کہنے لگے میں حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کی خدمت میں علامہ اُویسی صاحب کے دورہ حدیث کرنے کے دو سال بعد حاضر ہوا دوران تدریس جب بھی علمی قابلیت کی بات آتی عبارت حدیث پڑھنے کا ذکر ہوتا طلباء کے تقویٰ پرہیزگاری کا تذکرہ ہوتا تو حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ علامہ اُویسی صاحب کی مثال پیش فرماتے اللہ اکبر حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ اپنے اساتذہ کے وہ عظیم تلمیذ رشید ہیں کہ اساتذہ کو ان پر فخر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے استاذ گرامی حضور محدث بہاولپوری نے اللہ اور اسکے پیارے محبوب کریم ﷺ کی رضا کی خاطر تن من

دھن ،وطن ،بال بچے قربان کر دیئے اس لیے اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی پاکیزہ زندگی عطا فرمائی جو دنیوی زندگی سے ہزار ہا درجے بلند ہے ۔انہوں نے کہا کہ میرے استاذ گرامی محسن اہلسنت فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم روف ورحیم ﷺ کے ان غلاموں میں ہیں جنہوں نے اپنا سب کچھ محبوب حقیقی پر وار دیا۔آج وہ بظاہر دنیا میں موجودنہیں ہیں مگر کتنے لوگ ہیں جو ان کے علمی وروحانی فیضان سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

☆حضور فیضِ ملت کے محبوب خلیفہ اور شاگرد رشید حضرت علامہ پیرزادہ سید محمد منصور شاہ صاحب (سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ واحدیہ میانوالی) نے اپنے پر جوش خطاب میں ''موجودہ دور میں گستاخی و بے ادبی کی یلغار میں حضور فیضِ ملت کی تعلیمات سے رہنمائی کی ضرورت'' جیسے اہم موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آجکل صلح کلیت کا مرض وبائی صورت اختیار کرتا جارہا ہے،ایمانی غیرت ختم ہو رہی ہے میرے مرشد کریم حضور فیضِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے سچے کھرے سنی بن کر رہنے کا ہمیں سبق دیا ہے یہ کامیاب زندگی کا سنہری اصول ہے۔انہوں نے ''ہمارے پیارے آقا کریم ﷺ غیر مسلموں کی نظر میں'' پر غیر مسلم شعراء کا منظوم کلام پیش کر کے مجمع کو گرما دیا۔

☆حضور فیضِ ملت کے بہت ہی پیارے مرید حضرت علامہ مولانا اخندزادہ محمد افضال یوسف اُویسی رحمۃ اللہ علیہ کے برادرِ اصغر حضرت مولانا محمد کمال یوسف اخندزادہ اُویسی (کوٹ سرور ضلع حافظ آباد) کے مترنم اور پر تاثیر خطاب نے مجمع میں ایک جان پیدا کر دی ۔انہوں نے گرجدار لہجہ میں اجتماع سے مخاطب کر کے کہا ہمارے مسلک حق اہلسنت کے سچ ہونے کی واضح دلیل یہ ہے کہ اس میں میرے مرشد حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان علامہ الحاج محمد فیض احمد اُویسی رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں ان کی ہر ہر ادا سنت مصطفیٰ ﷺ تھی۔انہوں نے بتایا کہ میرے بڑے بھائی مولانا محمد افضال یوسف اُویسی رحمۃ اللہ علیہ کو بدعقیدہ لوگوں نے زہر دے دیا ان کا معدہ پھٹ گیا اطباء نے لا علاج کیا ہمارے خانوادہ کے لیے سخت پریشانی تھی بھائی کی صحت دن بدن گر رہی تھی انہوں نے استخارہ کیا تو انہیں حضور فیضِ ملت کی خدمت حاضر ہونے کا اشارہ ملا ہم حافظ آباد سے یہاں حاضر ہوئے حضور فیضِ ملت باوجود علالت کے ویل چیئر پر نماز ظہر کے لیے مسجد میں تشریف لائے ہم نے اپنی پریشانی اور بیماری کا ذکر کیا تو آپ نے میرے بھائی کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اللہ تعالیٰ نے انہیں شفاء عطاء فرمائی انہوں نے مزید کہا کہ بلا مبالغہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ کے صاحبزادگان آپ کے علمی وروحانی فیضان سے فیض یاب ہیں یہ اپنے عظیم والدگرامی کا مظہر ہیں سادہ طبیعت ہیں سب سے بڑی اہم بات اس گھرانے کی یہ ہے کہ یہاں عشق رسول ﷺ کی خیرات ملتی ہے میری دل سے دعا ہے کہ اللہ کرے خانودہ اُویسیہ آباد رہے۔

آخر میں پاکستان کے خوبصورت صاحب طرز ثناء خوان محترم الحاج محمد فاروق مہروی (خیر پور) نے حضرت پیر سید نصیر الدین چراغ گولڑہ کا نعتیہ کلام پیش کر کے مدینہ منورہ جانے کی تڑپ میں تازگی پیدا کر دی۔ مجلس عرس کا اختتام صلوٰۃ وسلام پر ہوا۔ جامعہ غوثیہ لودھراں کے مہتمم اعلیٰ اور شیخ الحدیث آستانہ عالیہ مہر آباد شریف کے چشم و چراغ حضرت علامہ پیر سید ظفر علی شاہ تشریف لائے اختتامی دعا فرمائی۔ بہاولپور کی روحانی شخصیت حضرت خواجہ رستم علی فیضوی اپنے مریدین وخلفاء سمیت تشریف لائے اور دعا فرمائی اور لنگر غوثیہ اُویسیہ تقسیم ہوا ملک بھر سے آنے والے سابق فضلاء اور مریدین منسلکین نے شہزادگان فیضِ ملت سے اجازت چاہی دعاؤں کے ساتھ قافلے اپنے اپنے گھروں چل دیئے۔

﴿عرس مبارک کی تقریبات کی جھلکیاں﴾

☆ میانوالی سے پیر طریقت خلیفہ فیضِ ملت صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اُویسی سجادہ نشین دربار غوثیہ واحدیہ حضرت علامہ سید عطاء اللہ شاہ اُویسی کی قیادت میں آنے قافلے نے جب مزار فیضِ ملت پر چادر پوشی کے لیے محکم الدین سیرانی روڈ سے قصیدہ بردہ شریف کے ورد کے ساتھ سیرانی سٹریٹ میں پہنچے تو قابل دید منظر تھا۔

☆ بہاولپور و مضافات اور ملک کے دیگر علاقہ جات سے آنے والے برادران طریقت نے ذکر واذکار اور قصیدہ بردہ شریف کے ساتھ اپنے شیخ کریم کے مزار شریف پر چادریں پیش کیں۔

☆ حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے ایصال الثواب کے لیے ختمات قرآن پاک اور اوراد و وظائف کلمات حسنات طیبات جمع کرنے میں احباب طریقت نے کافی ہمت کی۔

☆ حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہٗ کی مطبوعہ تصانیف کے اسٹال لگائے گئے عرس شریف کے موقعہ پر زائرین کرام کو رسائل و کتب خریدنے پر مکتبہ اُویسیہ رضویہ، سیرانی کتب خانہ بہاولپور نے ۵۰ فیصد رعایت کا خصوصی پیکیج دیا۔ (از ابو عبد اللہ ہاشم محمد اعجاز اُویسی)۔

﴿محمد غلام اویس اُویسی کا چہلم﴾

نواسہ حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان حضرت مولانا قاری محمد غلام اویس اُویسی رحمۃ اللہ علیہ کا چہلم شریف مورخہ ۱۳ اگست ۲۰۱۴ء بروز بدھ صبح ۸ بجے بمقام جامعہ گلشن اویس گلی نمبر ۴ فیض ملت چوک بہاولپور میں ہوا۔ جگر گوشہ غزالی زماں حضرت سجاد سعید کاظمی (ملتان) نے خصوصی خطاب فرمایا۔ احباب ختمات کلام مجید، درود شریف، کلمات حسنات کی تلاوت کے ساتھ شریک ہوئے۔

﴿یہ تھے حکمران﴾

ایک دن سخت گرمی والی دوپہر حضرت عمرؓ جنگل کی طرف جا رہے تھے۔حضرت عثمان غنیؓ نے دور سے دیکھا تو پہچان لیا کہ امیر المومنین ہیں۔قریب جا کر دریافت کیا''امیر المومنین !اس سخت گرمی اور لو میں کہاں جا رہے ہیں؟''فرمایا بیت المال کا ایک اونٹ گم ہو گیا ہے اس کی تلاش میں جا رہا ہوں''انہوں نے عرض کیا''کسی خادم کو کیوں نہ بھیج دیا؟فرمایا ''قیامت میں سوال مجھ سے ہو گا خادم سے نہیں''عرض کیا''پھر تھوڑی دیر توقف کر کے تشریف لے جائیے،ذرا گرمی کم ہو جائے''فرمایا''جہنم کی آگ اس سے بھی زیادہ گرم ہے''یہ کہہ کر اسی دھوپ اور لو میں تشریف لے گئے۔

☆ایک دفعہ حضرت عمرؓ دربار کا وقت ختم ہونے کے بعد گھر آئے اور کسی کام میں لگ گئے......اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا،امیر المومنین آپ فلاں شخص سے میرا حق دلوا دیجئے......آپ کو بہت غصہ آیا اور اس شخص کو ایک درہ پیٹھ پر مارا اور کہا جب میں دربار لگاتا ہوں تو اس وقت تم اپنے معاملات لے کر آتے نہیں اور جب میں گھر کے کام کاج میں مصروف ہوتا ہوں تو تم اپنی ضرورتوں کو لے کر آ جاتے ہو......بعد میں آپ کو اپنی غلطی کا اندازہ ہوا تو بہت پریشان ہوئے اور اس شخص کو (جسے درہ مارا تھا) بلوایا اور اس کے ہاتھ میں درہ دیا اور اپنی پیٹھ آگے کی کہ مجھے درہ مارو میں نے تم سے زیادتی کی ہے....وقت کا بادشاہ،چوبیس لاکھ مربع میل کا حکمران ایک عام آدمی سے کہہ رہا ہے میں نے تم سے زیادتی کی مجھے ویسی ہی سزا دو...اس شخص نے کہا میں نے آپ کو معاف کیا......آپ نے کہا نہیں نہیں... کل قیامت کو مجھے اس کا جواب دینا پڑے گا تم مجھے ایک درہ مارو تاکہ تمہارا بدلہ پورا ہو جائے.....آپ روتے جاتے تھے اور فرماتے.... اے عمر تو کافر تھا.. ظالم تھا..... بکریاں چراتا تھا.......خدا نے تجھے اسلام کی دولت سے مالا مال کیا اور تجھے مسلمانوں کا خلیفہ بنایا.... کیا تو اپنے رب کے احسانوں کو بھول گیا.........آج ایک آدمی تجھ سے کہتا ہے کہ مجھے میرا حق دلاؤ تو تو اسے درہ مارتا ہے....اے عمر کیا تو سمجھ بیٹھا ہے کہ مرے گا نہیں..... کل قیامت کے دن تجھے اللہ کو ایک ایک عمل کا حساب دینا پڑے گا.....حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسی بات کو دہراتے رہے اور بڑی دیر روتے رہے۔

یہ تھے سچے ایماندار اللہ تعالیٰ کے فرمابردار اور خلق کے خدمت گار حکمران اور آج کے عیاش حکمرانوں کا حال پڑھیں دل تڑپ جائے گا۔

﴿عرب شہزادوں کی عیاشیاں﴾

لندن (مانیٹرنگ ڈیسک) قطر،سعودی عرب،متحدہ عرب امارات اور کویت جیسے عرب مما لک کے شہزادوں کی روایت ہے

کہ وہ ہر سال اپنی اربوں روپے مالیت کی دنیا کی مہنگی ترین گاڑیوں کا قافلہ لے کر مغربی ممالک کے چمکتے دمکتے شہریوں کی سیر کو جاتے ہیں اوران کاروں کوکروڑوں روپے خرچ کرکے مہنگی ترین ایئر لائنوں کے ذریعے ہزاروں میل کا سفر جہاز میں کروایا جاتا ہے۔اگر چہ اس دفعہ فلسطین کے مظلوم عوام پر دن رات اسرائیلی بموں کی بارش ہو رہی ہے لیکن شہزادوں نے حسب روایت اپنا تفریحی دورہ جاری رکھا ہوا ہے۔ یقیناً آپ کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ ان انتہائی مہنگی کاروں میں سے ہر ایک کو عرب ممالک سے لندن اور پیرس جیسے شہروں میں ہوائی جہاز کے ذریعے لے جایا جاتا ہے جس پر فی کار ۲۰۰۰۰ پاؤنڈ (تقریباً ۲۳لاکھ پاکستانی روپے) خرچ ہوتا ہے۔ یعنی ایک کار کو تفریحی دورے پر لے جانے کا خرچ ہی ہمارے ہاں کی ایک اچھی کار کی قیمت سے زیادہ ہے۔ان میں فراری، لیمبر گینی، میک لارین، رولزرائس اور مرسیڈیز جیسی کاریں شامل ہیں لیکن خصوصی بات یہ ہے کہ ان میں سے کئی کے اوپر سونا اور ہیرے جڑے ہیں اور مغربی ممالک کے لوگ بھی عرب شہزادوں کی کاریں دیکھ کر حیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔شہزادے ہر سال اپنی چمکتی دمکتی کاریں لے کر برطانیہ اور یورپ کے بڑے بڑے شہروں کی سیر کرتے ہیں اور پھر دوبارہ انہیں جہازوں میں ڈال کر اپنے ممالک میں واپس لے جاتے ہیں۔

(روزنامہ پاکستان ۱۹اگست ۲۰۱۴ء)

اب فیصلہ آپ خود کریں؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

﴿ آہ حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد شریف رضوی ﴾

حضور محدث اعظم پاکستان کی خوبصورت نشانی شیخ الحدیث علامہ محمد شریف رضوی (بھکر) داغ مفارقت دے گئے۔آپ ایک سچے عاشق رسول باعمل عالم تھے۔حق گوئی و بے باکی آپ کا شعار تھا۔اہل سنت کی مذہبی وسیاسی تحریکوں میں آپ کا کردار قائدانہ رہا آپ ایک کامیاب مدرس ایک محقق خطیب تھے آپ کی وضع قطع سے اسلاف کی یاد تازہ ہوتی تھی۔پاکستان کے کئی مرکزی اداروں میں آپ شیخ الحدیث کی مسند پر فائز رہے۔مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ایک طویل عرصہ تبلیغی وتدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔تھل کے شہر بھکر میں آپ نے قطعہ اراضی خرید کر ایک عظیم جامعہ قائم فرمایا جہاں سے تشنگان علوم ہمیشہ اپنی علمی پیاس بجھاتے رہیں گے۔ جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں ان کی یاد میں ایک تعزیتی تقریب ہوئی ان کے ایصال الثواب کے فاتحہ خوانی اہتمام کیا گیا۔

﴿آئین پاکستان میں قادیانیت کافر﴾

۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقی نوراللہ مرقدہٗ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کی قرارداد پیش کی جس پر چالیس کے قریب ممبرانِ اسمبلی نے دستخط کیے۔ آپ نے قرارداد پیش کرنے سے لے کر اُس کی منظوری تک نہایت ہی محنت و جانفشانی سے کام کیا، اِس دوران آپ نے قومی اسمبلی کے اجلاسوں میں باقاعدگی سے شرکت کے ساتھ، اراکین اسمبلی کو اعتماد میں لینے، انہیں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت و حیثیت سے روشناس کرانے، رات گئے تک اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کے ساتھ قادیانیوں سے پوچھے جانے والے سوالات کی تیاری، مرزا ناصر اور صدرالدین لاہوری کے محضر نامے کے جواب میں ۷۵ سوالات پر مشتمل سوالنامہ کی تیاری میں بھی بھرپور حصہ لیا، آپ نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی اور رہبر کمیٹی کے رکن بھی تھے۔

اس قرارداد میں کہا گیا کہ قادیان کے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے بعد اپنے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ قرآنی آیات کا تمسخر اڑایا۔ جہاد کو ختم کرنے کی مذموم کوششیں کیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانیت سامراج کی پیداوار ہے جس کا مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا ہے۔ قادیانی مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ لہٰذا اسمبلی مرزا قادیانی کے پیروکار قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر آئینِ پاکستان میں ضروری ترمیم کرے۔

۵ اگست ۱۹۷۴ء کو صبح دس بجے اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خاں کی صدارت میں اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو، وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ، وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا کوثر نیازی سمیت پوری کابینہ نے شرکت کی۔ تلاوتِ قرآن مجید کے بعد قادیانی جماعت کے وفد کو جس کی سربراہی قادیانی خلیفہ مرزا ناصر کر رہا تھا، بلایا گیا۔ اسمبلی میں طے پایا گیا کہ کوئی رکن قومی اسمبلی براہِ راست مرزا ناصر سے سوال نہ کرے بلکہ وہ اپنا سوال لکھ کر اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار کو دے دے جو خود مرزا ناصر سے اس بارے میں دریافت کریں گے۔ دنیا کی تاریخ میں جمہوری نظامِ حکومت کا یہ واحد واقعہ ہے کہ اکثریت کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کے بجائے قادیانی مذہب کے دونوں فرقوں (ربوی ولاہوری) کے سربراہوں کو اپنا موقف پیش کرنے کے لیے بلایا گیا۔ تعارفی کلمات کے بعد اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے قادیانی عقائد پر بحث شروع کی تو مرزا ناصر نے کہا کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل ۲۰ کے تحت ہر شہری کو مذہبی طور پر آزادی اظہار حاصل ہے۔ آپ کسی پر پابندی نہیں لگا سکتے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ ایک شخص خود کو مسلمان بھی

کہتا ہے اور اسلام کے بنیادی ارکان اور قرآنِ مجید کی متعدد آیات کا بھی منکر ہے تو کیا اس پر پابندی لگائی جا سکتی ہے۔ اس پر مرزا ناصر مختصر خاموشی کے بعد بولا کہ کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ہمیں غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ آپ کو کس نے حق دیا ہے کہ آپ دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر، دائرہ اسلام سے خارج اور جہنمی قرار دیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہم کسی کو کافر قرار نہیں دیتے۔ اس پر اٹارنی جنرل نے مرزا ناصر کو اس کے دادا (آنجہانی مرزا قادیانی) اس کا والد (قادیانی خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود) اور اس کا چچا (مرزا بشیر احمد ایم اے) کی گستاخانہ تحریریں پڑھ کر سنائیں۔ ان حوالہ جات پر مرزا ناصر نہایت شرمندہ ہوا۔ پھر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ جب آپ کا نبی الگ، قرآن الگ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ الگ ہے تو پھر آپ خود کو مسلمان کہلوانے اور شعائرِ اسلامی استعمال کرنے پر بضد کیوں ہیں؟ اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ ہماری کوئی چیز الگ نہیں ہے، ہم مسلمانوں کا ہی ایک حصہ ہیں۔ اس پر اٹارنی جنرل نے مندرجہ ذیل حوالے پڑھ کر سنائے تو مرزا ناصر بے حد پریشان ہوا۔ ایک موقعہ پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے قادیانی خلیفہ مرزا ناصر سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس مرزا قادیانی کی تمام کتب موجود ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہاں! ہمارے پاس مرزا صاحب کی تمام کتب موجود ہیں۔ اٹارنی جنرل نے پوچھا کہ ان کی تعداد کیا ہے؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ۸۰ کے قریب ہیں۔ یحییٰ بختیار نے کہا کہ آپ نے ان ۸۰ کتب کو روحانی خزائن کے نام سے شائع کیا۔ اس کے علاوہ ملفوظات دس جلدوں میں، مجموعہ اشتہارات تین جلدوں میں اور مکتوبات وغیرہ تین جلدوں میں شائع کیے۔ یہ ساری کتب ایک الماری کے دو شیلفوں میں آ سکتی ہیں۔ مگر آپ کے مرزا صاحب نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھا ہے "میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں، ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں"۔

(تریاق القلوب ص 27، 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 ص 155۔ 156 از مرزا قادیانی)

اٹارنی جنرل نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ باقی کتب کہاں اور ان کے نام کیا ہیں؟ اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ اتنی تعداد میں شائع ہوئیں کہ ۵۰ الماریاں بھر جائیں۔ اٹارنی جنرل نے کہا کہ اگر آپ صرف ایک کتاب کو ایک لاکھ کی تعداد میں

شائع کردیں تو اس سے سینکڑوں الماریاں بھر جائیں گی۔مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ انگریز کی حمایت اور جہاد کی ممانعت کے سلسلہ میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ ۵۰ الماریاں بھر جائیں۔اس پر مرزا ناصر کو کوئی جواب نہ آیا۔

ایک اور موقعہ پر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر سے پوچھا کہ آپ مرزا قادیانی کو کیا مانتے ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب کو مہدی اور مسیح موعود مانتے ہیں۔اٹارنی جنرل نے پوچھا کہ اس کے علاوہ آپ مرزا صاحب کو کیا مانتے ہیں؟ مرزا ناصر نے کہا کہ کچھ نہیں۔اٹارنی جنرل نے کہا کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں صراحتاً دعویٰ کیا ہے کہ وہ خود محمد رسول اللہ ہے اور آپ جب کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں تو محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں۔اس پر مرزا ناصر نے کہا کہ ہم مرزا صاحب کو محمد رسول اللہ نہیں مانتے۔اٹارنی جنرل نے کہا کہ کیا آپ مرزا قادیانی کے دعویٰ محمد رسول اللہ کو جھوٹا مانتے ہیں؟ اس پر مرزا ناصر خاموش ہو گیا۔پھر اٹارنی جنرل نے مندرجہ ذیل اقتباسات پیش کیے۔

’’پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 از مرزا قادیانی)

’’مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت میں۔میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی‘‘۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص 12 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 216 از مرزا قادیانی)

جب اٹارنی جنرل نے مرزا قادیانی کی کتب سے مذکورہ بالا حوالہ جات پیش کیے تو ممبران اسمبلی غم و غصہ میں ڈوب گئے۔بہرحال ۱۳ روز کی طویل بحث اور جرح کے بعد مرزا ناصر نے نہ صرف اپنے تمام کفریہ عقائد و نظریات کا برملا اعتراف کیا بلکہ لایعنی تاویلات کے ذریعے ان کا دفاع بھی کیا۔۵ اور ۶ ستمبر کو اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے ۱۳ روز کی بحث کو سمیٹتے ہوئے اراکین اسمبلی کو مفصل بریفنگ دی۔ان کا بیان اس قدر مدلل، جامع اور ایمان افروز تھا کہ کئی آزاد خیال اور سیکولر ممبران اسمبلی بھی قادیانیوں کے عقائد و عزائم سن کر پریشان ہو گئے۔چنانچہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو شام ۴ بج کر ۳۵ منٹ پر پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں فرقوں (ربوی و لاہوری) کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور آئین

پاکستان کی شق (2)160 اور (3)260 میں اس کا مستقل اندراج کر دیا۔

مرزا کے منہ پر بیٹ: ایک موقعہ پر قومی اسمبلی میں یہ حیران کن منظر بھی دیکھنے میں آیا کہ جب قادیانی خلیفہ مرزا ناصر اپنے کفریہ عقائد کے دفاع میں دلائل دے رہا تھا کہ اچانک ایک پرندہ اڑتا ہوا آیا اور مرزا ناصر پر بیٹ کر دی جس سے وہ نہایت سٹپٹایا اور بڑبڑاتا ہوا تھوڑی دیر کے لیے اسمبلی سے باہر چلا گیا۔ جس نے بھی یہ منظر دیکھا، وہ ششدر رہ گیا کہ جدید عمارت کے بند کمرے میں اچانک پرندہ کہاں سے آ گیا؟ اور پھر پرندے کا صرف مرزا ناصر کو ٹارگٹ کرنا بھی باعث تعجب تھا۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس: سابق صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو روکنے کے لئے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک آرڈیننس الموسوم تاریخ قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کے تحت قادیانیوں کے تمام گروہوں کو مسلمانوں کی مخصوص مذہبی اصطلاحات کے استعمال کرنے سے روکا گیا۔ قادیانیوں کے دونوں گروپوں نے پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت میں اس کے خلاف درخواستیں دائر کیں اور حکومت کو چیلنج کر دیا کہ اس آرڈیننس کے مندرجہ جات غیر شرعی ہیں۔

۱۵ جولائی ۱۹۸۴ء کو اس کیس کی سماعت شروع ہوئی۔ اکیس روزہ سماعت کے بعد ۱۲ اگست ۱۹۸۴ء کو وفاقی شرعی عدالت نے اس آرڈیننس کی توثیق کرتے ہوئے اس کے خلاف درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ قادیانی یہ غیر معقول درخواست لے کر سپریم کورٹ آف پاکستان میں بھی گئے۔ ۳۰ جولائی ۱۹۹۳ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی قادیانیوں کی درخواست کو مسترد کر دیا اور شرعی و قانونی لحاظ سے حکومت کے اس اقدام کی توثیق کر دی۔

مرزائیت شکن آرڈیننس کا اجراء ۱۹۸۴ء: صدرِ مملکت نے قادیانی گروپ لاہوری گروپ اور احمدیوں کی خلافِ اسلام سرگرمیوں کو روکنے کے لئے اور قانون میں ترمیم کے لیے ایک آرڈیننس بنام قادیانی گروپ لاہوری اور احمدیوں کی اسلام کے خلاف سرگرمیاں (امتناع و تعزیر) ۱۹۸۴ء نافذ کیا ہے۔ یہ آرڈیننس ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو نافذ کیا گیا ہے۔ تعزیرات پاکستان میں دفعہ 298-B کا اضافہ کیا گیا ہے جس کی رو سے قادیانی گروپ لاہوری گروپ کے کسی بھی ایسے شخص کو جو زبانی یا تحریری طور پر یا کسی فعل کے ذریعے مرزا غلام احمد کے جانشینوں یا ساتھیوں کو امیر المومنین یا صحابہ یا اس کی بیوی کو ام المومنین یا اس کے خاندان کے افراد کو اہلِ بیت کے الفاظ سے پکارے یا اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہے تین سال کی سزا اور جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ اس دفعہ کی رو سے قادیانی گروپ لاہوری گروپ یا احمدیوں کے ہر اس

شخص کی بھی یہی سزا ہوگی جو اپنے ہم مذہب افراد کو عبادت کے لیے جمع کرنے یا بلانے کے لیے اس طرح کی اذان کہے یا جس طرح کی اذان مسلمان دیتے ہیں۔ایک نئی دفعہ 298-C کا تعزیرات پاکستان میں اضافہ کیا گیا ہے۔جس کی رو سے متذکرہ گروپوں میں سے ہر ایسا شخص جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے اور اپنے عقیدے کو اسلام کہے یا اپنے عقیدے کی تبلیغ کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی انداز میں مسلمانوں کے جذبات مشتعل کرے اس سزا کا مستحق ہوگا۔

اس آرڈیننس نے قانون فوجداری ۱۸۹۸ء کی دفعہ A-99 میں بھی ترمیم کردی ہے جس کی رو سے صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ وہ اخبار کتاب اور دیگر دستاویز کو جو تعزیرات پاکستان میں اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شائع کی گئی کو ضبط کرسکتی ہے۔اس آرڈیننس کے تحت سے پاکستان پریس اینڈ پبلی کیشن آرڈیننس ۱۹۶۳ء کی دفعہ 4 میں بھی ترمیم کردی گئی ہے جس کی رو سے صوبائی حکومتوں کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ وہ ایسے پریس کو بند کردے جو تعزیرات پاکستان کی اس نئی اضافہ شدہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کوئی کتاب یا اخبار چھاپتا ہے۔اس اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کردے جو متذکرہ دفعہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اور ہر اس کتاب یا اخبار پر قبضہ کرلے جس کی چھپائی یا اشاعت پر اس دفعہ کی رو سے پابندی ہے۔

ہماری اربابِ اقتدار سے پرزور اپیل ہے کہ ملکِ پاکستان اور اسلام کے دشمن اور اسرائیل و بھارت کے ایجنٹ قادیانیوں کی بڑھتی اور پَر پھیلاتی مذموم اور ناپاک سرگرمیوں کا سدّ باب کریں اور اپنے اسلام پسند اور محبِّ وطن ہونے کا ثبوت دیں۔ورنہ جانثارانِ مصطفیٰ ۱۹۵۳ء کی تحریک دہرا کر اپنے آقا کریم رؤف و رحیم ﷺ کی ناموس کا تحفظ کرنے کے لیے تیار ہونگے۔

قادیانیوں کے کفر پر رابطة العالم الاسلامی کی قرار داد: مکۃ المکرّمہ میں ۱۸ اپریل ۱۹۷۴ء کو پورے عالمِ اسلام کی ایک سو آٹھ تنظیموں کے اراکین کا اجتماع ہوا جس میں ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء کو تمام تنظیموں کے اجتماع میں قادیانیوں کو بالاتفاق غیر مسلم قرار دیا گیا اور مندرجہ ذیل قرارداد بھی اس بارے میں منظور کی گئی۔

۱۔ ہر اسلامی ادارہ اور تنظیم اپنے عبادت خانوں مدارس اور مراکز میں قادیانیوں کو ان کی سرگرمیوں سے روکے اور جہاں کہیں بھی وہ اپنی سرگرمیاں کریں ان کا سدّ باب کیا جائے اور مسلمانوں کو ان کے جال میں پھنسنے سے بچایا جائے۔

۲۔ قادیانیوں کے کافر اور اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے۔

۳۔قادیانیوں کے ساتھ معاملات نہ رکھے جائیں اوران کا اقتصادی اجتماعی اور ثقافتی بائیکاٹ کیا جائے ان سے شادی اور راہ ورسم نہ کیا جائے ان کومسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے اور ان کے ساتھ ہر معاملہ کافر کی حیثیت سے کیا جائے۔

۴۔اسلامی حکومتوں سے مطالبہ کیا جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کی تمام سرگرمیوں کوروکیں ان کے ساتھ غیر مسلم اقلیت کاسلوک کیا جائے اور مملکت کے حساس اور کلیدی عہدوں پر ان کوفائز نہ کیا جائے۔

۵۔قرآن کریم کے جوتراجم قادیانیوں نے کیے ہیں اور قرآن میں دیگر جوتحریفات کی ہیں ان کی نقول کے ذریعے مسلمانوں کومتنبہ کیا جائے اوران قادیانی تراجم کو پھیلنے سے روکا جائے۔

۶۔اسلام سے انحراف کرنے والے تمام گروہوں کے ساتھ قادیانیوں جیسا برتاؤ کیا جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحریک ختم نبوت میں حصہ لو: جب قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ امام الشاہ احمد نورانی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے پارلیمنٹ میں ختم نبوت کی قرارداد پیش کی اس زمانے میں مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ حرمین شریفین حاضری کے لئے گئے ہوئے تھے مدینہ منورہ میں حاضری کے وقت حضور پرنور سید شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں مولانا عبدالستار خان نیازی علیہ رحمہ کوحکماً ارشادفرمایا کہ تم اب مدینہ منورہ چھوڑ دواور پاکستان چلے جاؤ وہاں ختم نبوت کی تحریک چل رہی ہے اس میں حصہ لواور اسکی تشہیر ساری دنیا میں تم نے کرنی ہے۔مولانا نیازی علیہ رحمہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تو بھٹو کی حکومت ہے؟ آپ نے ارشادفرمایا فیصلہ تمہارے حق میں ہوگا مولانا نیازی علیہ رحمہ اسی وقت الوداعی سلام عرض کر کے پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے اور جدہ ائیر پورٹ پہنچے فوراً ٹکٹ کا انتظام ہو گیا جبکہ اتنی جلدی یہ سب ہو جانا خلاف معمول تھا اور آپکو جدہ سے لاہور کے بجائے کراچی کا ٹکٹ ملا وہاں پہنچتے ہی امام شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے بڑی محبت اور احترام وادب سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کوپہنچایا اور یہ بھی بتایا کہ تحریک ختم نبوت کی کامیابی کی بشارت عطا ہوگئی ہے لیکن جوفریضہ سونپا گیا ہے کہ ساری دنیا میں اسکی تشہیر کرنی ہے اس حوالے سے فکرمندی ہے کہ وسائل کا انتظام کیسے ہوگا؟ اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا تو اس زمانے میں ڈیڑھ لاکھ روپے بنا اللہ کی شان اسی مجلس میں ایک تاجر نے کہا کہ (80) اسی ہزار روپے اس مقصد کے لیے میں پیش کرتا ہوں آپ کام شروع کر دیں اگلے روز اس نے اپنے ایک دوست کوساری بات بتائی جس کا تعلق لاہور سے تھا اس دوست نے کہا کہ آپ

میری طرف سے باقی (70) ستر ہزار روپیہ دے دیں میں آپکو بینک ڈرافٹ بھجوا دیتا ہوں یوں ایک ہی روز میں سارے اخراجات کا انتظام صرف دو افراد کے ذریعے ہو گیا پھر جیسے بشارت عطا ہوئی تھی بالکل اسی کے مطابق اللہ پاک نے کامیابیاں عطاء فرمائیں اور ملکی قانون کی روشنی میں قادیانی غیر مسلم قرار پائے۔

(اقتباس ماہنامہ ''سوے ءحجاز'' لاہور)

﴿الحاج ملک اللہ بخش کلیار کی کتاب'' اسرار دل''﴾

مدینہ منورہ میں ''ماہنامہ فیض عالم'' بہاولپور کے کالم نگار الحاج ملک اللہ بخش کلیار کی تازہ تصنیف ''اسرار دل'' پر محترم جناب احسن اقبال چودھری وفاقی وزیر منصوبہ بندی وترقی حکومت پاکستان کا تبصرہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الحمد لله الذى هدانا بهذا الدين، والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء وسيد المرسلين، وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، أمابعد!

انسان کی زندگی میں دل کا کردار مرکزی ہے۔ دین اسلام میں تزکیہ قلب کی بہت زیادہ تاکید فرمائی گئی ہے۔علامہ اقبال نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:

خرد نے کہہ بھی دیا 'لا الہ' تو کیا حاصل
دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

قلب مومن کو عرش الٰہی کہا گیا ہے۔ سچ یہ ہے کہ دل ہی انسان کی زندگی کا مرکز ومحور ہے اہلِ علم و دانش نے دل کے حوالہ سے بہت کچھ لکھا ہے مجھے ایک عرصہ سے تلاش تھی کہ دل کے اسرار ورموز کسی ایک کتاب میں پڑھنے کو ملیں۔اللہ تعالیٰ خوش رکھے عرصہ دراز سے مدینۃ الرسول ﷺ میں مقیم میرے پیارے دوست ملک اللہ بخش کلیار کو جنہوں نے دل کے حوالہ سے تمام معلومات کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے اس سے عوام وخواص مستفید ہونگے۔ ویسے تو ان سے ایک عرصہ سے آشنائی ہے۔مدینہ طیبہ میں کلیار صاحب ہماری اور پاکستانی حجاج کرام کی بہت فراخ دلی سے میزبانی کرتے ہیں ان سے ہمہ قسم کے موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی ہے مگر مجھے یہ اندازہ نہ تھا کہ یہ اتنے اچھے مصنف بھی ہیں ماشاءاللہ لکھنے کا انداز بہت ہی موثر ہے قاری کو ان کی تحریر پڑھتے ہوئے اکتاہٹ نہیں ہوتی قبل ازیں ان کی کتاب ''مستجاب دعائیں'' بھی باصرہ نواز ہوئی۔اہلِ علم سے خوب پذیرائی حاصل کی۔اللہ رب العزت سے دعاؤں کا طبگار ہوں کہ عزیز محترم کی اس

سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور دارین میں اجرِ عظیم عطاء فرمائے۔قارئین کرام کو اصلاح قلب کی توجہ کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین ثم آمین۔

احسن اقبال چودھری (وفاقی وزیر منصوبہ بندی وترقی حکومت پاکستان)

﴿حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان محدث بہاولپوری کی عظیم علمی یادگار جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے نئے تعلیمی سال کا خوبصورت آغاز﴾

امسال ۳۶-۱۴۳۵ھ حضور فیضِ ملت مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کی علمی یادگار جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں علومِ اسلامیہ،عربیہ کے لیے قابل ترین اساتذہ کا انتخاب عمل میں آیا ہے تفصیل۔

شعبہ حدیث،تفسیر،میراث،شعبہ درس نظامی:

☆صاحبزدہ علامہ محمد عطاء الرسول اُویسی (الشہادۃ العالیہ)۔☆صاحبزادہ محمد فیاض احمد اُویسی (الشہادۃ العالیہ)

☆صاحبزادہ علامہ محمد ریاض احمد اُویسی (فاضل بغداد یونیوسٹی عراق)۔

☆سندالمدرسین فخر العلماء علامہ محمد امیر احمد نوری نقشبندی (فاصل علوم عربیہ ایم اے عربی بطور صدرِ مدرس و شیخ الحدیث)۔☆علامہ مولانا حافظ بشیر احمد اُویسی (مدرس درس نظامی اول)۔

☆حضرت علامہ مفتی محمد قربان اُویسی (شعبہ افتاء)۔☆حضرت علامہ مفتی محمد نعیم الدین فریدی (فاضل جامعہ ہذا)۔☆محترم محمد امجد صاحب (شعبہ انگلش،ریاضی)۔

اساتذہ تمام شعبہ جات میں بڑی محنت ومہارت سے تدریس وتربیت فرمارہے ہیں۔

شعبہ حفظ وقراۃ وتجوید میں قاری محمد جاوید صاحب وقاری محمد خالد جھنڈیر طلباء کو بڑی جانفشانی سے پڑھارہے ہیں۔مدرسۃ البنات میں تین قابل ترین معلمات طالبات کو قرآن پاک ناظرہ حفظ مع تجویدوقراۃ و درسِ نظامی کے اسباق پڑھارہی ہیں۔**شعبہ کمپیوٹر**: جامعہ میں میں حکومتِ پنجاب کے تعاون سے محکمہ ٹیوٹا نے شعبہ کمپیوٹر،الیکٹرک کا انتظام کیا ہے۔**ویب سائٹ**: اندرون وبیرون ملک علم دوست حضرات جامعہ کی تعلیمی،تدریسی، تصنیفی،تبلیغی،اشاعتی خدمات کی معلومات کیلئے ویب سائٹ ملاحظہ کریں:(www.faizahmedowaisi.com)

اور ای میل:(fayyazowaisi@gmail.com)رابطہ نمبر:(0300-6825931-0300-9684391)

☆......☆......☆